بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ　　نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُولِہِ الْکَرِیمِ　　وَعَلٰی عَبدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوعُود

فَذَرنِی وَمَن یُکَذِّبُ بِھٰذَا الْحَدِیثِ سَنَستَدرِجُھُم مِّن حَیثُ لَا یَعلَمُونَ ٥ وَأُملِی لَھُم إِنَّ کَیدِی مَتِینٌ (القلم۔۴۵،۴۶)

پس تو مجھے اور اُسے جو اِس بیان کو جھٹلاتا ہے چھوڑ دے۔ہم اُنہیں رفتہ رفتہ اِس طرح پکڑ لیں گے کہ اُنہیں کچھ بھی علم نہیں ہو سکے گا۔

اور میں اُنہیں ڈھیل دیتا ہوں۔میری تدبیر یقیناً بڑی مضبوط ہے۔

عطیۃ المجیب کی طلاق کے حوالہ سے خلیفہ رابع نے مریدوں کو غم خواری اور ہمدردی سے منع کیوں کیا؟؟؟

قارئین کرام:۔قرآن کریم کی سورۃ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کے ایک خواب کا ذکر ہے لیکن بائبل (پرانا عہد نامہ کتاب پیدائش باب نمبر ۳۷ آیات ۵ تا ۱۲) میں حضرت یوسفؑ کے دوخوابوں کا ذکر ملتا ہے۔خاکسار کو بھی نوجوانی کے عالم میں حضرت یوسفؑ کی طرح اللہ تعالیٰ نے بطور خاص دوخواب دکھائے تھے۔جن کا ذکر میری کتاب غلام مسیح الزماں کے صفحہ ۶۳ پر موجود ہے۔اِن دونوں خوابوں کی تعبیر اللہ تعالیٰ نے مجھے دارالحمد میں ایک مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد بتائی تھی۔ دوسری خواب جس میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ اِس عاجز کو گنے کا رَس پلانے کیلئے اپنی زمین پر لے کر گئے تھے۔اِس خواب کی تعبیر کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے عطیۃ المجیب بنت خلیفۃ المسیح الرابع کو بطور ایک آسمانی نعمت اس عاجز کو عطا کیے جانے کا وعدہ فرمایا تھا۔خاکسار نے اپنے مورخہ ۲۲ رفروری ۱۹۹۷ء کے مفصل خط کے ذریعہ جناب خلیفہ رابع صاحب کے حضور اپنا یہ پیغام پہنچا دیا تھا۔خاکسار کے خط کے بعد جناب خلیفہ رابع صاحب نے طے شدہ پروگرام کے مطابق اپنی بیٹی عطیۃ المجیب کا بیاہ اپنے برادرِ نسبتی کے بیٹے سے کر دیا۔شادی کے چند ماہ بعد ہی عطیہ بی بی صاحبہ کی عدیم المثال (unique) شادی ٹوٹ گئی اور وہ اپنے عظیم، عقلمند اور بزعمِ خود خدا کے بنائے خلیفہ رابع صاحب کے گھر واپس آ گئی۔عطیہ بی بی صاحبہ کی طلاق خلیفہ رابع صاحب کیلئے ایک اَندوہ ناک اور ایک نا قابل برداشت واقعہ اس لیے تھا کیونکہ اس واقعہ نے خاکسار کی سچائی پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی تھی جو کہ حضور پُرنور کو گوارا نہ تھی۔عطیۃ المجیب کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا ہوا پیغام اگر خاکسار خلیفہ رابع صاحب کے آگے نہ رکھتا تو پھر اپنی بیٹی کی طلاق کا واقعہ اُن کیلئے اتنا شاق اور اِتنا تکلیف دہ نہ ہوتا۔

قارئین کرام:۔محمدی بیگم کے حوالہ سے جس طرح مرزا احمد بیگ کو حضرت مرزا غلام احمدؑ بطور داماد قبول نہیں تھے بالکل اسی طرح چونکہ خاکسار خلیفہ رابع صاحب کو بطور داماد قبول نہیں تھے لہٰذا اسی وجہ سے اپنی بیٹی کا گھر واپس آنا اُن کیلئے ایک اذیت

ناک واقعہ تھا۔اس واقعہ کے بعد جب کبھی کوئی احمدی خاتون یا مرد طوبیٰ بی بی صاحبہ کی طلاق کے حوالہ سے خلیفہ رابع صاحب سے ہمدردی کرتا تو اس پر عطیہ کے حوالہ سے اُنہیں خاکسار کا بھیجا ہوا الٰہی پیغام یاد آ جاتا۔اور یہی وجہ تھی کہ اس معاملہ میں کسی احمدی کا خلیفہ صاحب سے ہمدردی کرنا اُن کیلئے تکلیف کا موجب بنتا تھا۔

اگرچہ اللہ تعالیٰ نے شادی سے پہلے عطیہ بی بی کو بھی خواب میں یہ تنبیہ کردی تھی کہ تیری اِس مجوزہ شادی میں اللہ تعالیٰ کی رضا شامل نہیں اور اس طرح تیری یہ شادی کامیاب نہیں ہوگی۔لیکن میرا خیال ہے کہ چونکہ خلیفہ رابع صاحب نے اپنی بیٹی کو خاکسار کے دعویٰ اور عطیہ کے حوالہ سے میرے پیغام کے بارے میں لاعلم رکھا ہوگا۔تبھی خواب دیکھنے کے باوجود اپنی شادی کی ناکامی کے حوالہ سے وہ کچھ کرنہیں سکتی تھی؟؟عطیۃ المجیب کی طلاق کے بعد جناب خلیفہ رابع صاحب شدید ڈیپریشن (depression) میں چلے گئے اور اس واقعہ کے بعد غالباً ۱۹۹۷ء کے ستمبر یا اِسکے بعد کسی مہینہ میں وہ مسجد فضل میں نماز پڑھانے کیلئے بھی نہیں گئے تھے۔بعد ازاں ۱۹۹۸ء میں جب خلیفہ صاحب کی طبیعت کچھ بحال ہوئی تو اُنہوں نے جلسہ سالانہ یوکے (UK) سے پہلے مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۹۸ء کے خطبہ جمعہ میں اپنی بیٹی کی طلاق کے واقعہ سے پردہ اُٹھایا۔

قارئین کرام کو یہ بھی واضح رہے کہ اگر کسی والدین کی بیٹی کو طلاق ہوجائے یا ایسے حالات پیدا ہوجائیں کہ اُنہیں اپنی بیٹی کا خلع لینا پڑ جائے تو اپنی بیٹی کے حوالہ سے ایسا سانحہ والدین کیلئے ایک جانکاہ صدمہ ہوتا ہے۔اس قسم کی صورتحال میں والدین چاہتے ہیں کہ دنیا اُنکی غم خواری کرے کیونکہ غم خواری سے اور لوگوں کی ہمدردی سے غم غلط ہوتا ہے،غم ہلکا ہوتا ہے۔ لیکن خلیفہ رابع صاحب نے اپنی بیٹی عطیۃ المجیب کو طلاق ملنے پر جس رویے کا اظہار فرمایا۔وہ دنیا کی ریت اور رسم و رواج سے بالکل ہٹ کر تھا۔مثلاً وہ اپنی بیٹی طوبیٰ بی بی کی طلاق کے حوالہ سے مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۹۸ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی حضرات کو بالعموم اور خواتین کو بالخصوص تنبیہ کرتے ہیں کہ خبردار!! اس معاملہ میں کوئی میری غم خواری یا ہمدردی نہ کرے؟؟ اگر کوئی ایسا کرے گا یا کسی نے ایسی غم خواری یا ہمدردی کرنے کی کوشش کی تو میں فوراً ملاقات کو ختم کردوں گا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر جناب خلیفہ رابع صاحب نے اپنی صاحبزادی کی طلاق پر دنیا سے ہٹ کر خلاف توقع اور خلاف معمول رویہ کیوں اپنایا تھا؟؟ جلسہ سالانہ یوکے سے پہلے اس واقعہ سے پردہ بھی اُنہیں مجبوراً اسی لیے اُٹھانا پڑا کیونکہ وہ لوگوں کو بتانا چاہتے تھے کہ اس واقعہ کے سلسلہ میں کوئی اُن سے ہمدردی یا غم خواری نہ کرے۔

قارئین کرام:۔چونکہ انسانوں کی طبائع اور مزاج مختلف ہوتے ہیں لہٰذا اِسی اختلاف طبع کی بنا پر بعض اوقات ایک شادی شدہ جوڑے میں موافقت پیدا نہیں ہوسکتی اور پھر اس طرح ایک شادی کا انجام بالآخر طلاق یا خلع پر منتج ہوتا ہے۔ماحول اور

معاشرے میں بیٹیاں نہ صرف سانجھی ہوتی ہیں بلکہ اِنہیں پرایا دَھن بھی خیال کیا جاتا ہے۔کسی بیٹی کی طلاق کا واقعہ ہم میں سے کسی کیلئے بھی کوئی خوشکن واقعہ نہیں ہے۔لیکن عطیۃ المجیب صاحبہ کی طلاق کا واقعہ محض ایک خلیفہ کی بیٹی کی طلاق کا واقعہ نہیں تھا بلکہ اس طلاق میں اللہ تعالیٰ نے ایک خلیفہ کو بتایا تھا کہ وہ مدعی زکی غلام مسیح الزماں کے دعویٰ پر توجہ کرے۔لیکن خلیفہ صاحب نے خاکسار کے دعویٰ پر غور وفکر کرنے کی بجائے میرے دعویٰ سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کی خاطر اپنی بیٹی کی شادی کے حوالہ سے خطبہ جمعہ میں جتنی باتیں بھی کیں وہ سب جھوٹ پر مبنی تھیں۔اب میں اس حوالہ سے قارئین کی توجہ خلیفہ رابع صاحب کی بیان کردہ جھوٹی باتوں کی طرف مبذول کرواتا ہوں۔

(1) اے میری احمدی بہنوں اور بھائیو!! جناب خلیفہ رابع صاحب نے اپنی چھوٹی صاحبزادی عطیۃ المجیب کی شادی اپنے برادرنسبتی کے بیٹے کیساتھ دھوم دھام کیساتھ رچائی تھی۔عطیہ بی بی صاحبہ کی یہ فقید المثال (unique) شادی چھ ماہ بھی برقرار نہ رہ سکی۔خلیفہ رابع صاحب اپنے مورخہ ۱۰ رجولائی ۱۹۹۸ء کے خطبہ جمعہ میں اپنی بیٹی کی شادی کی ناکامی اور طلاق (جو کہ اُن کیلئے ایک ناقابل برداشت اوراذیت ناک واقعہ تھا) کو ایک بہت بڑی خوشخبری قرار دیتے ہیں۔کیا خلیفہ صاحب کے اِس بیان میں کوئی صداقت تھی؟؟؟

☆☆☆ میرا قادیانی بہنوں اور بھائیوں سے سوال ہے کہ کسی بیٹی کی شادی کی ناکامی یا طلاق کیا ایک بہت بڑی خوشخبری ہو سکتی ہے؟ اگر آپ دیانتداری اور انصاف سے سوچیں تو آپ اس حقیقت کو ضرور تسلیم کریں گے کہ کسی بیٹی کی شادی کی ناکامی اور طلاق ہرگز ایک بڑی خوشخبری نہیں ہوا کرتی بلکہ یہ ایک بدخبر ہوتی ہے لیکن خلیفہ رابع صاحب نے منبر رسول (ﷺ) پر کھڑے ہوکر اپنی بیٹی کی طلاق کو ایک بہت بڑی خوشخبری فرما کر نہ صرف ایک سفید جھوٹ بولا تھا بلکہ خاکسار کے دعویٰ کے حوالہ سے لوگوں کو گمراہ بھی کیا تھا؟؟؟ ؎ خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

(2) اے میری احمدی بہنوں اور بھائیو!! اپنی تینوں بڑی بیٹیوں کی رُخصتی کے برخلاف اپنی چھوٹی بیٹی طوبیٰ بی بی صاحبہ کی رُخصتی کے موقعہ پر خلیفہ رابع صاحب نے بہت دردناک صورت بنائے رکھی اور بہت کرب و بلا کا اظہار کیا تھا۔کیا آپ کو علم ہے ایسا کیوں ہوا تھا؟؟؟

☆☆☆ خاکسار اپنی کتاب غلام مسیح الزماں میں خلیفہ رابع صاحب کو بتا چکا تھا کہ اُنکے والد مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق نہیں تھے۔اور اس کا فیصلہ وہ مبشر الہامات کررہے ہیں جو محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر آپکی وفات تک نازل ہوتے رہے تھے۔اور خاکسار کے پیش کردہ عقلی اور نقلی دلائل اسی

قدر مضبوط اور قاطع تھے جس طرح وفات مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے حوالہ سے حضرت مرزا غلام احمدؑ کے پیش کردہ عقلی اور نقلی دلائل مضبوط اور قاطع تھے۔ خلیفہ رابع صاحب کو اس حقیقت کا بخوبی اِدراک ہوگیا تھا کہ خاکسار کے پیش کردہ دلائل کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ علاوہ اِسکے خاکسار نے خلیفہ رابع صاحب کی چھوٹی صاحبزادی عطیۃ المجیب کے سلسلہ میں اُنہیں اپنے دوسرے مفصل خط میں بتا دیا تھا کہ آپکی اس صاحبزادی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے خوشخبری بخشی ہے کہ وہ دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں اس عاجز کیلئے آسمان سے بطور نعمت بھیجی گئی ہے۔ اب پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے خلیفہ رابع صاحب کا یہ حال تھا کہ وہ کسی قیمت پر اپنے والد کے دعویٰ مصلح موعود کو جھوٹا ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اور ساتھ ہی میرا سچا ثابت ہونا بھی اُنہیں کسی قیمت پر گوارا نہیں تھا۔ چونکہ خلیفہ رابع صاحب اپنے والد کے دعویٰ مصلح موعود کی تکذیب کیلئے میری طرف سے پیش کردہ عقلی اور نقلی دلائل کو خاطر میں لانے کیلئے تیار نہیں تھے۔ لیکن اب اُنہیں اپنی صاحبزادی کے حوالہ سے فکر دامن گیر ہوگئی تھی کہ اگر مدعی زکی غلام مسیح الزماں اپنے دعویٰ میں سچا ہوا تو پھر میری بیٹی کا کیا بنے گا؟ وہ تو مجھے نعوذ باللہ کوئی بلا سمجھتے تھے کہ یہ کدھر سے آگئی؟ اب اُنہیں یہ فکر دامن گیر تھی کہ جس جگہ میں اپنی بیٹی کا رشتہ کر رہا ہوں یہ شادی کہیں ناکام نہ ہو جائے؟

عطیۃ المجیب کو رخصت کرتے وقت اُنہیں یہی دھڑکا تھا کہ اگر میری اِس بیٹی کی شادی ناکام ہوگئی تو پھر مدعی زکی غلام مسیح الزماں کا سچا ہونا ظاہر ہو جائے گا اور خلیفہ صاحب کو یہ صورتحال کسی حالت میں بھی گوارا نہیں تھی۔ عطیۃ المجیب کو رخصت کرتے وقت یہی غم اُنہیں دامنگیر تھا اور اسی وجہ سے اُنہوں نے اُسکی رُخصتی کے وقت نہ صرف کہ دردناک صورت بنائے رکھی بلکہ بڑے کرب و بلا کا اظہار بھی کیا تھا۔ تینوں بڑی بیٹیوں کی رُخصتی کے وقت اُنہیں اپنی صاحبزادی عطیۃ المجیب والی صورتحال کا سامنا نہیں تھا لہٰذا تبھی اُنہوں نے اِنہیں ہنستے اور خوشی کیساتھ رخصت کیا تھا۔

(3) اے میری احمدی بہنوں اور بھائیو!! خلیفہ رابع صاحب کہتے ہیں کہ جہاں میری چھوٹی صاحبزادی عطیۃ المجیب کا رشتہ ہو رہا تھا۔ مجھے سو فیصد یقین تھا کہ یہ رشتہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ پھر میں نے یہ رشتہ کیوں کیا؟؟ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے یہ رشتہ کرکے بڑی غلطی کی تھی اور اس غلطی کی طبعی سزا ملنی تھی؟؟

☆☆☆ قارئین کرام:۔ جناب خلیفہ رابع صاحب منبر رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کھڑے ہوکر یہ سفید جھوٹ بول رہے تھے کہ طوبیٰ بی بی کے حوالہ سے اُنہیں سو فیصد یقین تھا کہ اِس کا یہ رشتہ کامیاب نہیں ہوگا۔ ایک خلیفہ جس کے سامنے ایک مدعی زکی غلام مسیح الزماں قطعی دلائل کیساتھ اُنکے والد کے دعویٰ مصلح موعود کو جھٹلا کر کھڑا ہوا اور ساتھ ہی بطور نشان اُنکی بیٹی کے حوالہ سے

وہ ایک الٰہی پیشگوئی بھی اُنکے آگے پیش کر رہا ہو۔لیکن خلیفہ صاحب نہ اپنے والد کے دعویٰ مصلح موعود کو جھوٹا ماننے کو تیار ہوں اور نہ ہی مدعی زکی غلام مسیح الزماں کے سچے دعویٰ کی طرف توجہ کرنے کیلئے تیار ہوں۔ میں احمدی بہنوں اور بھائیوں سے پوچھتا ہوں کہ اس قسم کی صورتحال میں کیا ایک خلیفہ اپنی اُس بیٹی (جس کے متعلق مدعی ایک الٰہی خبر بھی دے چکا ہو) کا رشتہ اُس جگہ کرے گا جہاں پر اُسے اپنی بیٹی کے رشتہ کے ناکام ہونے کا سو فیصد یقین ہو۔ ہر گز ہر گز نہیں۔ ایسا کام تو کوئی پاگل بھی نہیں کر سکتا چہ جائیکہ بزعم خود خدا کا بنا ہوا ایک خلیفہ کرے۔ منبر رسول (ﷺ) پر کھڑے ہو کر خلیفہ رابع ایسا پڑھا لکھا انسان کتنی غیر معقول اور کتنی گمراہ کن باتیں کر رہا تھا اور عقیدت کے مارے ہوئے مرید اِن غیر معقول اور گمراہ کن باتوں کو سمجھتے تھے کہ ہمارا خدائی خلیفہ کتنی سچی اور کتنی عارفانہ باتیں ہمیں بتا رہا ہے۔ ؎

بنے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی　　کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں

قارئین کرام کو واضح رہے کہ خلیفہ رابع صاحب جہاں اپنی بیٹی کا رشتہ کر رہے تھے۔ اُنہیں اس رشتہ کی ناکامی کی بجائے اسکے کامیاب ہونے کا سو فیصد پختہ یقین تھا۔ اگر اُنہیں اس رشتہ میں ناکامی کا ایک فیصد بھی یقین ہوتا تو وہ مدعی غلام مسیح الزماں کی پیشگوئی کی وجہ سے اپنی صاحبزادی کا رشتہ وہاں کبھی نہ کرتے۔ اُنہوں نے اگر یہ رشتہ کیا تھا تبھی کیا تھا کہ اُنہیں اسکی کامیابی کا سو فیصد یقین تھا۔لیکن اللہ تعالیٰ اُنکی بیٹی کی شادی کو ناکام کر کے اُسے واپس اس لیے لایا تھا کہ خلیفہ صاحب اپنی بیٹی کے حوالہ سے مدعی زکی غلام مسیح الزماں کے پیغام کی طرف توجہ کریں۔ لہٰذا خلیفہ رابع صاحب نے مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۹۸ء کے خطبہ جمعہ میں اپنی صاحبزادی کے حوالہ سے یہ جو کہا تھا کہ مجھے اس رشتہ کی ناکامی کا سو فیصد یقین تھا۔

اے احمدی بھائیو!! اس حوالہ سے خلیفہ رابع صاحب منبر رسول (ﷺ) پر کھڑے ہو کر نہ صرف سفید جھوٹ بول رہے تھے بلکہ احمدیوں کو وہ گمراہ بھی کر رہے تھے۔ خاکسار کے دعویٰ کے سلسلہ میں عطیۃ المجیب کی شکل میں اُنکے گھر میں جو نشان ظاہر ہوا تھا۔ خلیفہ صاحب سٹیج پر کھڑے ہو کر لوگوں کی نظروں میں اس نشان کو نہ صرف دُھندلا کر رہے تھے بلکہ جھوٹ بول بول کر اِسکی عظمت کو بھی کم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ؎

میں نے تو ہر بات سچ کہہ دی اُن کے رُوبرو　　حیف کہ منصف مرے بہرے بھی ہیں اَندھے بھی ہیں

رہزنوں کے ہاتھ سے لٹتے اگر تو غم نہ تھا　　دکھ تو یہ ہے لوٹنے والے ہمیں اپنے بھی ہیں

(4) اے میری احمدی بہنوں اور بھائیو!! ہر ماں باپ کی طرح خلیفہ رابع صاحب نے بھی اپنی صاحبزادی کے رشتہ کی کامیابی کیلئے بہت زیادہ دعائیں کی تھیں جیسا کہ وہ اپنے خطبہ جمعہ میں اِس کا اقرار بھی کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے یہ دعائیں

زیادہ اس لیے بھی کی تھیں کہ وہ اپنی بیٹی کے حوالہ سے مدعی زکی غلام مسیح الزماں کی پیشگوئی کو ہر صورت میں جھٹلانا چاہتے تھے ۔لیکن اللہ تعالیٰ نے آپکی دعاؤں کو بالکل قبول نہ کیا۔آخرایسا کیوں ہوا تھا؟؟؟

☆☆☆ قارئین کرام۔اس سوال کا جواب بھی وہ خودہی خطبہ جمعہ میں اس طرح دیتے ہیں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ رشتہ ہرگز منظور نہیں تھا لہٰذا وہ غیر مناسب دعائیں کس طرح قبول کر لیتا۔اب سوال ہے کہ جب خلیفہ صاحب اس حقیقت کو سمجھ گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو آپکی بیٹی کا یہاں رشتہ منظور نہیں تھا۔اور جہاں پر اللہ تعالیٰ کو یہ رشتہ منظور تھا خلیفہ صاحب اس سے بھی بخوبی آگاہ تھے۔کیونکہ اُنہیں علم تھا کہ ایک مدعی زکی غلام مسیح الزماں نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر عطیۃ المجیب کیلئے پیغام بھیجا ہوا ہے۔اب اگر خلیفہ رابع صاحب اپنی صاحبزادی کا رشتہ ٹوٹنے کے بعد سمجھ گئے تھے کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں تھا اور اُنکا یہ بیان نیک نیتی پر مبنی تھا تو پھر یہ رشتہ ٹوٹنے کے بعد اُنہوں نے اُس پیغام کی طرف توجہ کیوں نہیں کی تھی؟اِسکا مطلب یہ ہے کہ اپنی بیٹی کا رشتہ ٹوٹنے کے بعد بھی وہ یہ باتیں محض جھوٹے طور پر کہہ رہے تھے۔

قارئین کرام:۔اگر اُنہیں دلی یقین ہوتا کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی کا رشتہ اس لیے توڑا ہے کہ اُسے یہ رشتہ ہرگز منظور نہیں تھا۔تو پھر عطیۃ المجیب کے حوالہ سے جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ الٰہی پیغام بھی اُنکے آگے پڑا ہوا تھا لیکن اپنی بیٹی کا رشتہ ٹوٹنے کے باوجود خلیفہ صاحب کا الٰہی پیغام کی طرف توجہ نہ کرنا بتاتا ہے کہ خطبہ جمعہ میں اُنکی بیان کردہ یہ سب باتیں جھوٹ پر مبنی تھیں۔

(5)اے میری احمدی بہنوں اور بھائیو!!عطیۃ المجیب صاحبہ کا رشتہ چونکہ اپنے سگے ماموں کے بیٹے کیساتھ طے پایا تھا اور اس طرح یہ خاندان خلیفہ رابع صاحب کا اپنا خاندان تھا۔اپنی بیٹی کی طلاق کے ناقابل برداشت اوراذیت ناک واقعہ کے بعد اس خاندان کے بارے میں وہ فرماتے ہیں:۔’’اس لیے جماعت کو یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ اِن سے بے شک تعلقات میں اسی طرح سلوک کریں جیسے پہلے ہوا کرتے تھے۔‘‘

☆☆☆ یہاں پر میرا قادیانی بہنوں اور بھائیوں سے سوال ہے کہ اگر طوبیٰ بی بی کی شادی خاندان مسیح موعودؑ سے باہر ہوئی ہوتی اور پھر وہاں سے طوبیٰ بی بی کو طلاق ہوجاتی تو پھر طوبیٰ بی بی کے والد یعنی خلیفہ رابع صاحب کیا اُس غلام خاندان والوں سے بھی اُسی رحم اور مغفرت کا سلوک فرماتے جس مغفرت کا اُنہوں نے اپنے برادرنسبتی کے خاندان سے مظاہرہ کیا تھا؟؟ہرگز ہرگز نہیں۔اگر طوبیٰ بی بی صاحبہ کو خاندان مسیح موعود سے باہر کسی غلام خاندان سے طلاق ملی ہوتی تو پھر جماعت احمدیہ اور دنیا دیکھتی کہ خلیفہ رابع صاحب اُس غلام خاندان کا کیا حشر کرتے اور اُن سے کس طرح انتقامی بدلہ لیتے؟؟لیکن طوبیٰ بی بی

صاحبہ کو طلاق چونکہ اپنے ہی خاندان مسیح موعود میں سے ہوئی تھی للہٰذا خلیفہ صاحب کی طرف سے پھر بھی اُن کیلئے مغفرت کا ہی مظاہرہ ہوا تھا کیونکہ وہ اُن کا اپنا خاندان تھا۔ یہ ہے اِن لوگوں کا انصاف اور مساوات محمدی جس کا ڈھنڈورا جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ساری زندگی پیٹتے رہے تھے:۔ مساوات اسلام قائم کر و تم رہے فرق باقی نہ شاہ و گدا کا

دیر اگر ہو تو اَندھیر ہرگز نہیں

قارئین کرام:۔ عطیۃ المجیب کے بارے میں خاکسار کا خواب اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکی بتائی گئی تعبیر سے تقریباً سب احمدی آگاہ ہیں اور میرا یہ مقدمہ اب بھی تمام احمدیوں کے آگے موجود ہے۔ واضح رہے کہ میں نے خلیفہ رابع صاحب کے آگے یہ مقدمہ رکھا تھا کہ آپکے والد خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود نہیں تھے۔ اُنکا دعویٰ قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا۔ اور خاکسار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مطابق موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی سچا موعود مصلح ہے۔ اور پھر اپنے دعویٰ کیساتھ خلیفہ رابع صاحب کو اُسکی دختر نیک اختر کے سلسلہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی جو خبر تھی اُسے صاف صاف الفاظ میں بیان کر دیا تھا۔ خلیفہ رابع صاحب میرا دعویٰ اور اپنی بیٹی کے متعلق خبر پڑھ کر بظاہر خاموش ہو گئے اور اُنہوں نے جواباً مجھے ایک خط لکھا تھا۔ آپ اُنکا یہ جوابی خط ویب سائٹ alghulam.com پر خطوط سیکشن میں میرے خط نمبر ۲ کے بعد پڑھ سکتے ہیں۔ دراصل خلیفہ صاحب نے اپنے خط میں جو مجھے جواب دیا تھا۔ یہ جواب اُنکا اصلی جواب نہیں تھا۔ اُنکا یہ جواب تو مجھے محض خاموش کرنے کیلئے دیا گیا تھا۔ اس ڈر سے کہ کہیں یہ مدعی جماعت احمدیہ میں علی الاعلان اپنے دعوے کا اظہار نہ کر دے۔ اُنکے دل میں یہ بات تھی کہ جب میری بیٹی اپنے گھر میں آباد ہو جائے گی تو پھر میں اس مدعی غلام مسیح الزماں کی خبر لوں گا۔ اور یہ بات میں محض اپنے قیاس سے نہیں کہہ رہا بلکہ بعد ازاں اُنہوں نے جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء کے خطبہ جمعہ میں جو الفاظ اس عاجز کے متعلق استعمال کیے تھے۔ خلیفہ صاحب کے یہ الفاظ میرے مذکورہ بالا بیان کی تصدیق کرتے ہیں۔ بہرحال میرے دعوے اور اپنی بیٹی کے متعلق خاکسار کی طرف سے پیغام وصول کرنے کے بعد بھی اُنہوں نے اپنی بیٹی کو طے شدہ پروگرام کے مطابق اپنے برادر نسبتی کے بیٹے کیساتھ روانہ کر دیا۔ اور اب وہ اس انتظار میں تھے کہ جب میری بیٹی اپنے گھر میں آباد ہو جائے گی تو پھر میں اِس مدعی کی خبر لوں گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت کہ جناب خلیفہ صاحب کے یہ اَرمان اُنکے دل میں ہی رہ گئے۔ اور اُنکی بیٹی کی شادی چھ ماہ بھی نہ چل سکی اور طوطیٰ بی بی صاحبہ کھوٹے سکے کی طرح واپس اپنے باپ کے گھر آ گئی۔

قارئین کرام:۔ عطیۃ المجیب کی شادی اپنے ہی خاندان میں اُسکے اپنے ہی قریبی رشتہ دار یعنی فرسٹ کزن کیساتھ ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے اس شادی کو توڑ کر خاکسار کی صداقت پر کیا مہر تصدیق ثبت نہیں کی ہے؟؟ بیٹی کے واپس آنے کے بعد خلیفہ رابع صاحب پر پہلا ڈپریشن کا حملہ ہوا۔یعنی وہ تین ہفتے مسجد فضل لندن میں نماز پڑھانے کیلئے نہیں گئے۔وہ کہتے تھے کہ میں اس حالت میں نہیں ہوں کہ نماز پڑھا سکوں۔واضح رہے کہ خلیفہ رابع صاحب پر یہ غم کا حملہ یا ڈپریشن کا حملہ صرف اس وجہ سے نہیں ہوا تھا کہ اُنکی ایک بیٹی شادی کے بعد واپس گھر آ گئی تھی بلکہ اس وجہ سے ہوا تھا کہ وہ جان گئے تھے کہ شادی کی ناکامی کے بعد میری بیٹی کے گھر واپس آنے سے مدعی زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) اپنے دعویٰ میں سچا ثابت ہو چکا ہے جو کہ اُنہیں قبول نہیں تھا۔میرا آپ سے سوال ہے کہ کسی باپ یا خلیفہ کی اس سے بڑی کیا سزا ہو سکتی ہے کہ اُسکی آرزوؤں کے برخلاف اُسکی بیٹی جس کو اُس نے بڑی دھوم دھام اور فقید المثال (unique) رنگ میں اپنے گھر سے الوداع کیا تھا۔وہ بیٹی نہ صرف اپنی شادی کی ناکامی کی وجہ سے چھ ماہ سے بھی کم عرصہ میں اپنے باپ کے گھر واپس آ گئی بلکہ اُس نے واپس آ کر خاکسار کے دعویٰ کو بھی سچا کر دیا تھا۔یہ وہ غم تھا جس کی وجہ سے خلیفہ رابع صاحب ڈائسوں پر گرتے پھر رہے تھے۔ اور اس سے بڑی کسی متکبر خلیفہ کی کیا سزا ہو سکتی ہے کہ اُسکی خواہشوں کے برخلاف اللہ تعالیٰ نے ایک مدعی غلام مسیح الزماں (جسے وہ حقیر سمجھتا تھا) کو اُسکے آگے سچا ثابت کر دیا تھا؟؟ فَتَدَبَّرُوْا اَیُّھَا الْعَاقِلُوْن۔

واضح رہے کہ خلیفہ رابع صاحب نے جو کام کیے تھے وہ درست نہیں تھے۔اب وہ اگلی دنیا میں جا چکے ہیں۔لیکن ابھی اس دنیا میں خاکسار بھی زندہ موجود ہے۔خلیفہ رابع صاحب کی بیٹی بھی زندہ موجود ہے اور اس ضمن میں خاکسار کا مقدمہ بھی دنیا کے آگے موجود ہے۔اِنشاء اللہ تعالیٰ میرا مہربان اور عظیم طاقتوں والا خدا اپنی باتوں کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور وہ خلیفہ رابع صاحب کی بیٹی عطیۃ المجیب کے سلسلہ میں اپنی باتوں کو ضرور پورا کر کے دکھائے گا۔انتظار کریں اور دیکھیں۔؎

دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں، قولِ اُملِی لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن

سُنّت اللہ ہے۔لا جَرم بالیقین، بات ایسی نہیں کہ بدل جائے گی

مَردِ حق کی دُعا

خاکسار عبد الغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانز دہم)

مورخہ ۲۷ مئی ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆☆☆☆